دار ابن حسین
DAR IBN HUSSAIN

نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کی مختلف شکلیں

www.KitaboSunnat.com

1

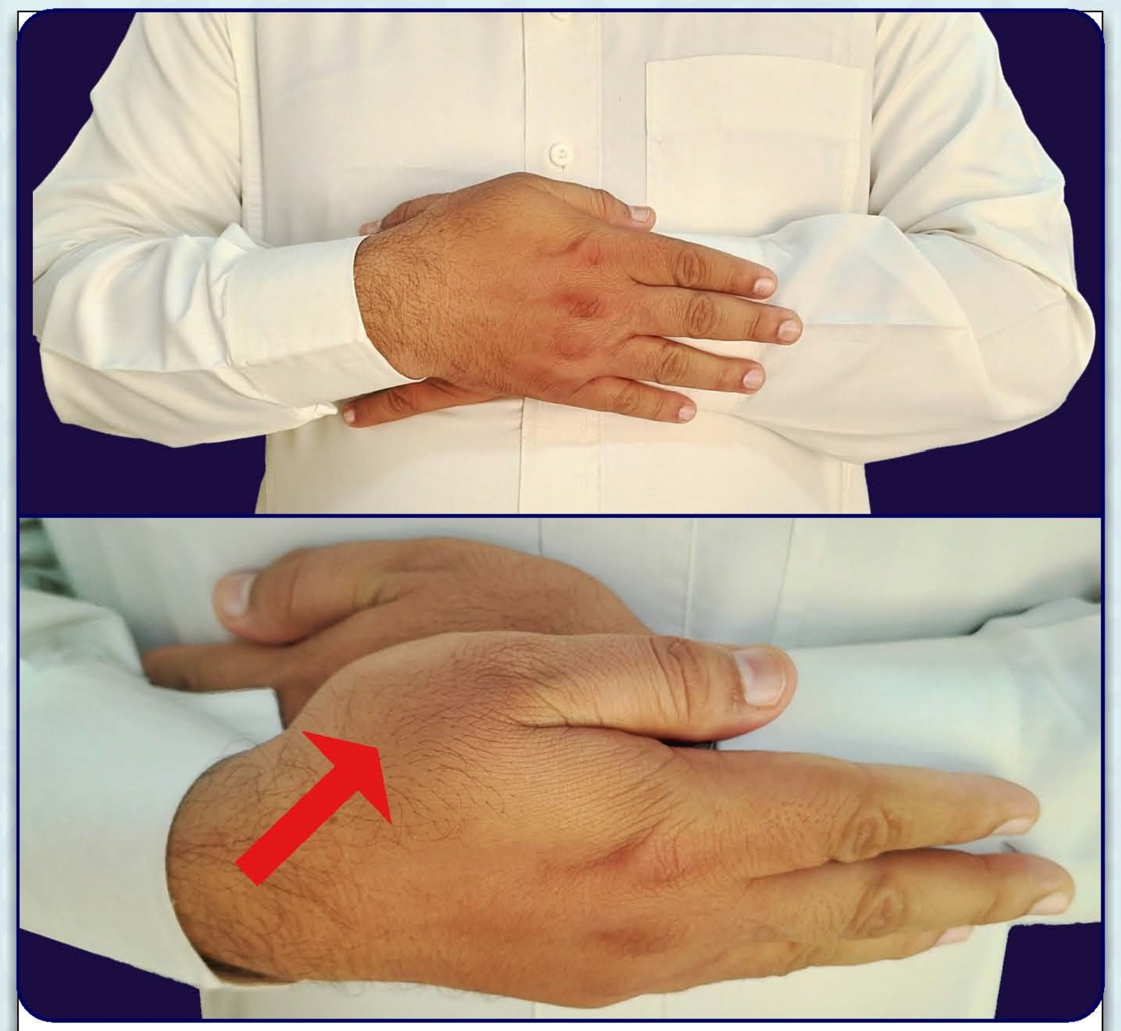

اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ ہاتھ باندھنے کی جو مختلف شکلیں ہیں، ان میں سے ایک تو وہی ہے جو ذکر کی گئی حدیثوں میں وارد ہوئی ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ لیں: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ:

((" مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى فَانْتَزَعَهَا، وَوَضَعَ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى.")) [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کا گزر ایک شخص پر ہوا جو نماز پڑھ رہا تھا اور اس نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ اٹھا کر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ دیا۔

جیسا کہ ((وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى)) کے الفاظ سے پتہ چلتا ہے اور وَضَعَ کا معنیٰ ”رکھنا“ ہے کہ ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھ دیں لیکن پکڑیں نہیں۔

[1] [مسند احمد: 1/347، سنن ابوداؤد: 755، وحسنه الألباني]

2

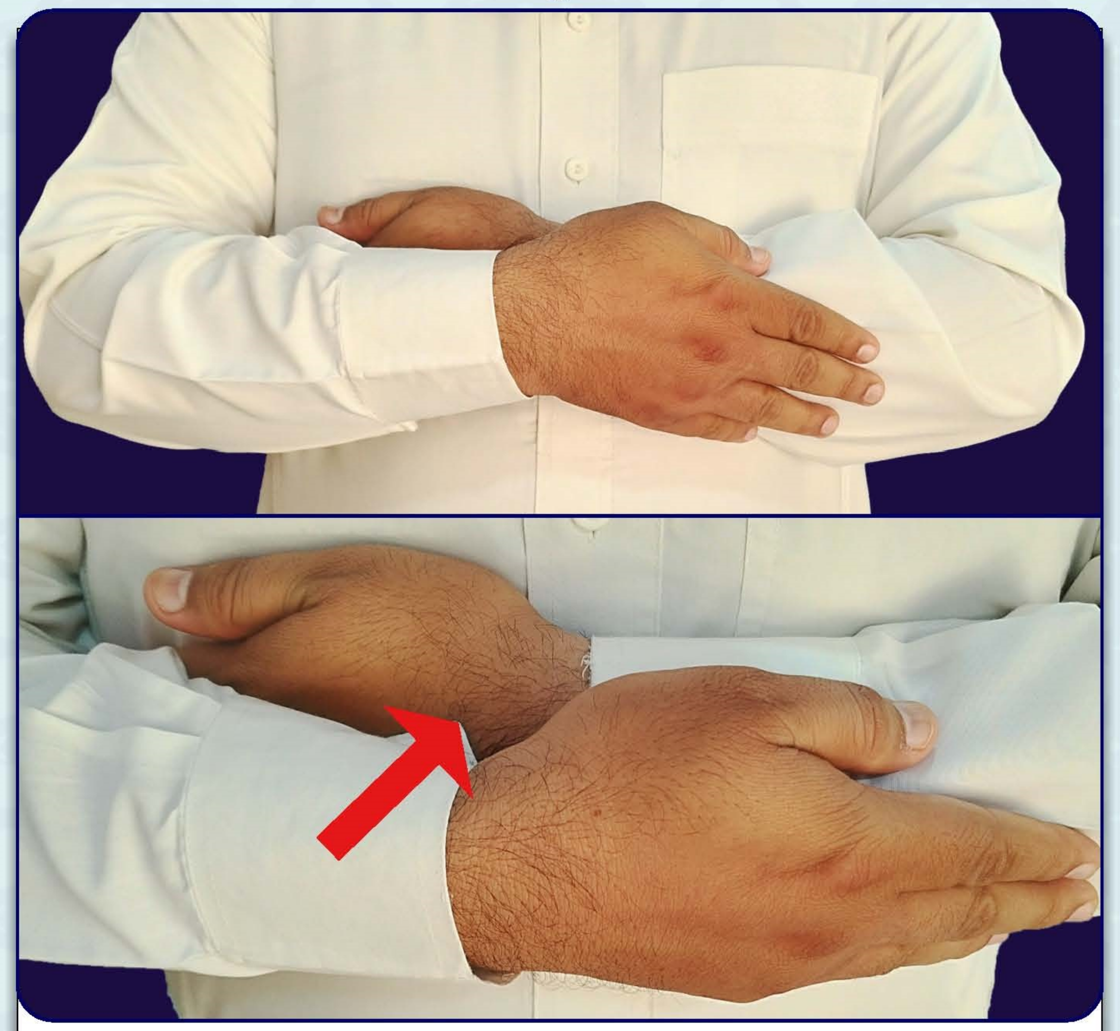

ہاتھ باندھنے کی دوسری شکل وہ ہے جو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں کی کلائی پر رکھا جائے:

((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ)) [2]

”لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے۔“

جیسا کہ اس حدیث کے الفاظ ((أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى)) سے پتہ چلتا ہے۔ اور پہلے طریقے اور اس طریقے کے مابین فرق یہ ہے کہ پہلے میں دائیں کو بائیں پر رکھنے کا ذکر آیا ہے اور اس دوسرے میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی بجائے بائیں بازو کی کلائی پر رکھنا مذکور ہے۔

[2] [صحیح بخاری: 740]

3

ہاتھ باندھنے کی تیسری شکل ایک اور حدیث میں آئی ہے جو کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں:

((ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ)) [3]

”پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ (کی پشت) اور گٹ (یعنی ہاتھ اور کلائی کے درمیانی جوڑ) اور کلائی پر رکھا۔“

اس حدیث میں پہلے دو طریقوں سے قدرے مختلف انداز وارد ہوا ہے اور اس کی رو سے ہاتھ باندھنے کا یہ طریقہ بھی ہے کہ دائیں ہاتھ کو اس انداز سے بائیں ہاتھ پر رکھیں کہ دائیں کا کچھ حصہ بائیں ہاتھ کی پشت پر آئے اور کچھ ہاتھ اور کلائی کے گٹ پر آئے اور (کچھ حصہ) بائیں بازو کی کلائی پر بھی ہو جائے۔

[3] [سنن نسائی: 890، وصححه الألباني]

4

ان تینوں طریقوں میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھنے کا ذکر آیا ہے اور ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کبھی دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھتے تھے اور کبھی دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑ لیتے تھے۔ چنانچہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: [4]

”پھر آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑ لیا۔“

[4] [سنن نسائی: 1266، وصححه الألباني]

تو گویا ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھیں یا دائیں سے بائیں کو پکڑ لیں دونوں طرح ہی جائز اور سنت ہے۔ جو شخص جس پر چاہے عمل کر لے صحیح و درست ہے۔ مزید کسی تکلف کی چنداں ضرورت نہیں۔

ماخوذ: نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟ از: فضیلۃ الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ